Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate professor,
3. Department/College: URDU/ S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : P.G
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. 4th sem, Paper-14
7. Title/Heading of e-content : IQBAL KA FUN
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

02-9-2020

اقبال کا فن

M.A. 4th Sem, Paper-14

اقبال اس ادب کے قائل تھے جو زندگی کو سنوارنے میں انسان کا مددگار ہو۔ وہ نہ فلسفی ہونے کے دعویدار تھے اور نہ شاعر بلکہ خود کو ایک پیغامبر اور ایک مخصوص نظامِ فکر کا شارح و مفسر کہتے تھے۔ انھوں نے بار بار کہا ہے میں کہاں اور شعر و نغمہ کہاں۔ میں تو ان گم کردہ راہ کو اسی کی منزل کا پتا دینا چاہتا ہوں اور اس کے لیے میں نے شعر کو وسیلہ بنایا ہے۔ گویا اقبال خیال کو زیادہ اہم سمجھتے تھے اور آرٹ کو محض حصولِ مسرت کا ذریعہ نہیں بلکہ زندگی کو بہتر بنانے کا وسیلہ قرار دیتے تھے۔ ان کے نزدیک انسانی جدوجہد کا منتہائے مقصد زندگی ہے۔ ایک کامیاب، طاقتور، بامعنی زندگی اور علم و فن اس کے خانہ زاد ہیں۔ اقبال سے بہت پہلے سرسید نے اسی خواہش کا اظہار کیا تھا کہ شاعری سے قوم کو بیدار کرنے کا کام لیا جانا چاہیے۔ انھوں نے اپنی نثر سے سوتوں کو بیدار کرنے کا کام لیا لیکن شعر سے ان کی طبیعت کو مناسبت نہ تھی۔ حالی نے مدو جزرِ اسلام لکھ کر محدود پیمانے پر اس کام کو انجام دیا لیکن اقبال کی ساری شاعری گویا اسی آرزو کی تکمیل ہے۔

افلاطون شاعروں کو اپنی مثالی ریاست سے شہر بدر کرنے پر اس لیے مصر تھا کہ وہ ان کی شاعری کو مخربِ اخلاق سمجھتا تھا۔ ارسطو نے شاعری کو محض نقالی کے بجائے تخلیقی عمل قرار دیا اور ادب کی مقصدیت پر زور دیا لیکن انیسویں صدی میں مقصدیت کے خلاف آواز بلند ہوئی اور فن برائے فن کا نظریہ عام ہوا۔ فرانس میں اس نے ایک تحریک کی شکل اختیار کی جس کی قیادت فلابیر، بودلیر اور گاتیئر کر رہے تھے۔ روس میں پشکن اور انگلستان میں والٹر پیٹر اور آسکر وائلڈ اس کے علمبردار تھے۔ امریکہ میں ایڈگر ایلن پو نے اس نظریے کو فروغ دیا۔ اس تحریک کے حامی ادب کو اخلاق اور فلسفے کی بندشوں سے آزاد کرنا چاہتے تھے۔ وہ فن کے لیے صرف حسن

کو ضروری سمجھتے تھے - خیر اور صداقت ان کے خیال میں ثانوی حیثیت رکھتی تھیں - ان میں سے بعض تو اتنے انتہا پسند تھے کہ ان کے نزدیک کسی شے کا مفید ہونا اس بات کی دلیل تھی کہ وہ حسن سے عاری ہے - وکٹر کزن کا کہنا تھا کہ آرٹ نہ مذہب و اخلاق کی خدمت کے لیے ہے اور نہ اس کا مقصد افادہ ہے - مذہب مذہب کی خاطر ہونا چاہیے، اخلاق اخلاق کی خاطر اور آرٹ آرٹ کی خاطر - نیکی اور پاکبازی کے راستے سے اس تک رسائی نہیں ہو سکتی - اسی طرح جمال کا مقصد افادہ یا نیکی یا پاکبازی نہیں ہے - جمال کا راستہ جمال ہی کی منزل کی طرف رہنمائی کر سکتا ہے - اقبال اس نظریے کو رد کرتے ہیں - وہ صرف اسی آرٹ کو وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں جو "انسان کی سوئی ہوئی قوتِ عمل کو بیدار کرے اور مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کا حوصلہ عطا کرے"۔ حسن آفرینی ان کے نزدیک ثانوی حیثیت رکھتی ہے - اصل چیز افادیت ہے - ایک خط میں لکھتے ہیں:

"اگر لٹریچر کا اصول یہ ہو کہ حسن حسن ہے خواہ اس کے نتائج مفید ہوں خواہ مضر تو خواجہ حافظ دنیا کے بہترین شعرا میں سے ہیں"۔

کلام اقبال کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ حافظ کی شاعری کو اقبال اس لیے ناپسند کرتے ہیں کہ وہ زندگی کو بے حقیقت بتاتی ہے اور انسان کو جینے کا حوصلہ نہیں دیتی

در اصل اعلیٰ درجے کا ادب اسی وقت وجود میں آتا ہے جب کہی جانے والی بات معنی خیز ہو اور کہنے کا انداز دل نشین - اقبال بھی ادب اور فن کو اسی زاویے سے دیکھتے ہیں اور لفظ و معنی کے اتحاد کو روح اور جسم کے تعلق سے ظاہر کرتے ہوئے کہتے ہیں -

"ارتباطِ حرف و معنی اختلاطِ جان و تن"

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate Professor,
Deptt. of Urdu S. Sinha College, Aurangabad
Course: M.A. 4th Sem, Paper-14
Title / Heading of E-content: IQBAL KA FUN
whatsapp NO. 9431632576